سبق ۷
آرام وسکون

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو ڈراما نگاری کے فن سے روشناس کرنا۔
۲۔ طلبہ کو بتانا کہ کہانی مکالموں کے ذریعے کیسے آگے بڑھتی ہے۔
۳۔ طلبہ کو اُردو ڈراما نگاری میں سید امتیاز علی تاج کے مقام و مرتبہ سے آگاہ کرنا۔
۴۔ طلبہ کو آگاہ کرنا کہ مزاحیہ تحریر یا مکالمے سادہ ہی کیوں نہ ہوں، ہنسنے ہنسانے کی چیز نہیں بلکہ بین السطور کوئی مقصد یا پیغام بھی پوشیدہ ہوتا ہے۔
۵۔ ڈراما آرام وسکون کے ذریعے طلبہ کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانا کہ بیمار کو آرام وسکون کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ شور غل سے زچ آ جاتا ہے۔
۶۔ طلبہ کو حروف کی چند اقسام، سابقے لاحقے اور مکالمہ نگاری کے بارے میں آگاہ کرنا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معالج	ڈاکٹر	بیگم	بیوی، خاتونِ خانہ	تاکید	زور دینا
تکان	تکاوٹ	طبیعت	جسم یا دماغ کی حالت، صحت	پریشانی	ذہنی اُلجھن
سکون	آرام	مقوی	قوت بخش	گہرائی	گہرا ہونا
تھکاوٹ	جسمانی کمزوری	دوا	علاج کے لیے استعمال ہونے والی چیز	سامان	ضروری چیزیں
شور وغل	زیادہ آواز، ہلچل	اعصاب	جسم کے پٹھے، نسیں	ہاون دستہ	دوا وغیرہ کوٹنے کا آلہ
درخواست	کسی سے کچھ مانگنا یا کہنا	مصروف	مشغول، کسی کام میں لگنا	ہدایات	رہنمائی
تنگ آنا	بے زار ہونا	تسلی	اطمینان سکون	فراہمی	دستیاب

studyplusplus.com (study++)

سیاق وسباق

یہ پیراگراف امتیاز علی تاج کے ڈرامے "آرام وسکون" سے لیا گیا ہے، جس میں اشفاق نامی کردار اپنے گھریلو مسائل بیان کرتا ہے۔ اشفاق بیمار ہے اور اپنی بیوی بیگم اشفاق سے توجہ کی توقع رکھتا ہے، مگر بیگم کسی کام میں مصروف ہے اور شوہر کی طرف دھیان نہیں دیتی۔ شوہر ملازم کو کمرے سے نکل جانے کا حکم دیتا ہے۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے، مگر کوئی نہیں آتا تو اشفاق خود فون اُٹھا کر بتاتا ہے کہ وہ بیمار ہے اور بیگم موجود نہیں ہیں۔

تشریح

یہ پیراگراف ایک گھریلو منظر پیش کرتا ہے جہاں میاں اشفاق علیل ہیں اور بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس کوئی ملازم ہے جسے وہ کچھ کہنے کے لیے بھیجتے ہیں، اور دروازہ بند کر کے جانے کا کہتے ہیں۔ اس دوران ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگتی ہے اور کوئی اس کا جواب دینے نہیں آتا۔ اشفاق صاحب خود کو تکلیف میں محسوس کرتے ہیں کہ کوئی فون سننے نہیں آرہا اور مجبوراً خود اٹھ کر ٹیلی فون کا جواب دیتے ہیں۔ فون پر وہ کسی کو یہ بتاتے ہیں کہ بیگم اشفاق مصروف ہیں اور اس وقت کمرے میں موجود نہیں ہیں۔ اشفاق صاحب اپنی بیماری کی وجہ سے بیگم کو بلانے کی بھی سکت نہیں رکھتے اور فون کرنے والے کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کسی اور وقت دوبارہ فون کریں۔ اس پیراگراف میں طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں گھر کے حالات اور اشفاق صاحب کی بیماری کی بے بسی کو پیش کیا گیا ہے۔ اشفاق صاحب کی جسمانی کمزوری اور گھر کے ماحول کا ایک طرح سے تضاد دکھایا گیا ہے، جہاں وہ خود بیمار ہیں لیکن کسی کو بلا نہیں پا رہے۔ اس میں عام گھریلو مسائل، جیسے ملازمین کی بیپروائی اور ٹیلی فون کا بے وقت بجنا، کو بہت ہلکے پھلکے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

عبارت نمبر ۲

ننھا ہے آپ کا۔ عید کے روز میلے میں سے یہ کھلونا گاڑی لے آیا تھا۔ نہ اس کم بخت کا دل اس سے بھرتا ہے، نہ وہ کم بخت ٹوٹتی ہے۔ ارے میں نے کہا ننھے نہیں مانے گا نامراد! چھوڑ اس اپنی پٹ پٹ کو۔ جب دیکھو لیے لیے پھر رہا ہے۔ صاحب زادے کا دل کسی طرح پُر ہونے ہی میں نہیں آتا۔ چولھے میں جھونک دوں گی اس کم بخت کو، اتنا خیال بھی نہیں آتا کہ ابا بیمار پڑے ہیں۔ شور وغل سے ان کی طبیعت گھبراتی ہے۔

studyplusplus.com

ناحق	غلط، بے وجہ	نغمہ سرائی کرنا	گیت گانا	نصیب دشمناں	ایسا دشمنوں کے نصیب میں ہو
نمکین	کھانے میں نمک	مضر	نقصان دہ	مقوی	قوت، طاقت
ہنگامہ	شور وغل	تباہی	بربادی، نقصان	فوراً	فوری طور پر
ہمت	طاقت	بے تکا	بے موقع، ناموزوں	بے وقوف	احمق، نادان
آڑھت	تجارت	بدتمیزی	بداخلاقی، بدسلوکی	تردد	فکر، پریشانی
بے طرح	حد سے زیادہ	بے ڈھنگا	بُرے رنگ ڈھنگ کا	پر نہ مارنا	پرواز نہ کرسکنا
تقویت	قوت، طاقت	تھکان	تھکاوٹ، تھکن	زچ ہونا	تنگ ہونا، چڑ جانا
سقا	پانی بھرنے والا	علیل	بیمار، ناساز	کراہنا	درد کی آواز نکالنا
کواڑ	دروازے یا کھڑکی کا پٹ				

مرکزی خیال

امتیاز علی تاج کے اس مزاحیہ ڈرامے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ بعض اوقات بیمار کو جتنے سکون اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے اہلِ خانہ اور گھر کا ماحول اسے فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ غیر ضروری شور، توجہ کی کمی اور چھوٹی چھوٹی پریشانیاں مریض کی حالت کو مزید خراب کرسکتی ہیں۔ مزاحیہ انداز میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح اردگرد کے افراد اپنے رویے سے مریض کی حالت کو مزید خراب کردیتے ہیں۔

خلاصہ

امتیاز علی تاج کے مزاحیہ ڈرامے کا موضوع یہ ہے کہ ایک بیمار انسان کے لیے ضروری سکون اور آرام اپنے گھر کے ماحول کی وجہ سے حاصل نہیں ہو پاتا۔ میاں اشفاق، جو بیماری کی حالت میں بستر پر ہیں، ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق سکون اور آرام کی ضرورت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر نے بیوی کو شوہر کے لیے سکون فراہم کرنے کی ہدایت کی اور گھر کے ماحول میں شور وغل کو روکنے کو کہا۔ بیوی نیک نیتی سے شوہر کو سکون دینے کی کوشش کرتی ہے، مگر گھر کی روزمرہ زندگی کے مسائل اور اس کے تیز مزاج کی

studyplusplus.com (study++)

وجہ سے یہ کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ گھر کا ملازم للو سستی کرتا ہے اور شور مچاتا ہے، بچے کا رونا اور پڑوسی کے بے سرے گانے میاں اشفاق کے اعصاب پر مزید دباؤ ڈال دیتے ہیں۔ بیوی ملازم اور بچے کی حرکتوں سے پریشان ہو کر شور کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے، مگر عملی قدم نہیں اُٹھا پاتی۔ میاں اشفاق سکون کی تلاش میں بیمار حالت میں بھی دفتر جانے کا فیصلہ کرتے ہیں، یہ طنزیہ انداز میں دکھاتا ہے کہ سکون صرف خاموشی سے ممکن ہے، جو ان کے گھر میں نہیں مل رہا۔ یہ ڈراما ایک طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں گھر کے ماحول کی غیر متوازن صورتحال اور سکون کی کمی کو اُجاگر کرتا ہے۔

اقتباسات کی تشریح

■ **نیچے دیے ہوئے نثر پارے کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔**

عبارت نمبر1

بی بی جی کا بچہ نکل یہاں سے۔ کہہ دے ان سے (ملازم جاتا ہے) کواڑ بند کر کے جا۔ (میاں کراہ کر چپ ہو جاتا ہے، ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے) ارے بھئی کہاں گئیں؟ ارے کوئی ٹیلی فون سننے تو آؤ۔ لاحول ولاقوۃ (خود اٹھتا ہے) ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انھیں بلا لائے۔ میں علیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گلا بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا نا، چوں کہ میں بیمار ہوں۔

حوالۂ متن: **سبق کا عنوان:** آرام و سکون

مصنف کا نام: امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

بی بی جی	خاتون	کواڑ	دروازے کے پٹ	ٹیلی فون	فون کال
کراہ کر	درد سے آواز نکال کر	علیل	بیمار	عرض کرنا	کہنا

حوالہ متن: سبق کا عنوان: آرام وسکون

مصنف کا نام: امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

کم بخت	بدقسمت	نامراد	کم بخت	پٹ پٹ	متواتر آواز، شور
صاحب زادہ	بیٹا	گھبرانا	پریشان ہونا	شوروغل	ہنگامہ

سیاق وسباق

یہ اقتباس امتیاز علی تاج کے ڈرامے ''آرام وسکون'' سے ہے، جس میں ایک ماں اپنے بیٹے کی کھلونا گاڑی کے شور سے پریشان ہے۔ ننھے نے عید پر کھلونا گاڑی خریدی ہے اور خوش ہو کر کھیل رہا ہے، لیکن ماں غصے میں کہتی ہے کہ شور کی وجہ سے والد کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ وہ دھمکاتی ہے کہ اگر شور جاری رہا تو کھلونا گاڑی چولھے میں پھینک دے گی۔

تشریح

اس پیراگراف میں ایک ماں اپنے بیٹے (ننھے) کے رویے اور اس کے کھلونے کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہی ہے۔ بیٹا عید کے دن میلے سے ایک کھلونا گاڑی لے آیا تھا اور اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ کھلونا گاڑی بہت شور کرتی ہے لیکن بچہ اسے ہر وقت ساتھ لیے گھومتا رہتا ہے اور اس سے کھیلنے سے باز نہیں آتا۔ ماں اس بات سے پریشان ہے کہ کھلونا نہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی بچہ اس سے کھیلنا چھوڑتا ہے۔ ماں کے لہجے میں غصہ اور مایوسی جھلکتی ہے کیونکہ بچے کا یہ شور مچانے والا کھلونا اس کے بیمار والد (ابا) کی طبیعت پر برا اثر ڈال رہا ہے، جنھیں آرام کی ضرورت ہے۔ ماں بار بار بچے کو کھلونا چھوڑنے کا کہتی ہے لیکن وہ نہیں مانتا، جس کی وجہ سے ماں دھمکی دیتی ہے کہ وہ کھلونا چولہے میں ڈال کر جلا دے گی۔ اس پیراگراف میں ماں کی بے بسی، بچے کی ضد اور والد کی بیماری کے پس منظر میں ایک گھریلو منظر پیش کیا گیا ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی گھریلو ماحول پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

تبصرہ

یہ پیراگراف ماں کی محبت، فکر اور بچوں کی معصومیت کو پیش کرتا ہے۔ ماں اپنے شوہر کی بیماری اور بچے کی خوشی کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن وہ محسوس کرتی ہے کہ بچے کی خوشی اس کے والد کی صحت کی فکر سے متصادم ہے۔

studyplusplus.com (study++)

عبارت نمبر ۳

جھوڑا اپنی یہ پٹ پٹ (بچہ رونے لگتا ہے) چُپ نامراد، اتنا خیال نہیں ابا بیمار پڑے ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا ہے شوروغل نہ ہو، انھیں تکلیف ہوگی۔ چپ! خبردار جو آواز نکالی۔ گلا گھونٹ ڈالوں گی۔ (بچہ رونا بند کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے) کم بخت کا جو کھیل ہے، ایسا ہی بے ڈھنگا ہے۔ چل ادھر نہیں چپ ہوگا تو؟ (کھینچتی ہوئی لے جاتی ہے۔ میاں اس ہنگامے سے زچ ہو کر کراہے جا رہا ہے۔ بیوی کی آواز غائب ہوتے ہی کمرے میں جھاڑ و پھرنے کی آواز آنے لگتی ہے۔)

حوالہ متن:	سبق کا عنوان:	آرام وسکون	
	مصنف کا نام:	سید امتیاز علی تاج	

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

کراہنا	درد کی حالت میں آواز نکالنا	پٹ پٹ	بے ڈھنگا
گلا گھونٹ ڈالنا	کسی کی آواز بند کرنا	بے ڈھنگا	متواتر آواز، شور
چولھے میں جھونک دینا	چیز کو پھینک دینا یا ختم کر دینا	ہنگامہ	شوروغل

سیاق وسباق

یہ اقتباس امتیاز علی تاج کے ڈرامے ''آرام وسکون'' سے ہے، جس میں میاں اشفاق کی بیماری اور اس کی بیوی کے رویے کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ڈاکٹر نے اشفاق کو آرام کی ہدایت کی، مگر بیوی نے اس کی بجائے شور شرابا جاری رکھا، جس سے اشفاق کی حالت مزید بگڑ گئی۔ بیوی نے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنے کی بجائے اپنی روش پر اصرار کیا۔

تشریح

اس اقتباس میں میاں اشفاق کی حالت اور ان کے ماحول کی الجھن کو بیان کیا گیا ہے۔ وہ ایک ایسا مریض ہے جسے مکمل آرام کی ضرورت ہے، لیکن اس کے اردگرد شوروغل کی صورتحال ہے، جس سے اس کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ بیوی کی مسلسل تنقید اور گھر کے دیگر افراد کا بے تاثر رویہ ان کی تکالیف میں اضافہ کرتا ہے۔ ڈاکٹر نے اُنھیں مکمل سکون کا مشورہ دیا تھا، مگر بیوی نے اپنے معمولات میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس اقتباس کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اگر کسی مریض کو آرام کی ضرورت ہو تو گھر کے ماحول میں سکون اور خاموشی برقرار رکھنا ضروری ہے، تاکہ مریض کی صحت بحال ہو سکے۔

studyplusplus.com (study++)

تفہیمِ عبارت

درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

بی بی جی کا بچہ نکل یہاں ہے۔ کہ دے اُن سے۔ (ملازم جاتا ہے) کواڑ بند کر کے جا۔ (میاں کراہ کر چپ ہو جاتا ہے، ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے۔ ارے بھئی کہاں گئیں؟ ارے کوئی ٹیلی فون سننے تو آ ؤ۔ لاحول ولاقوۃ۔ (خود اُٹھتا ہے) ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انھیں بلا لائے۔ میں علیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گلا بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا نا، چوں کہ میں بیمار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بدتہذیب۔۔۔ گستاخ کہیں کی۔۔۔ ہوں۔

سوالات اور جوابات

۱۔ **اس پیراگراف میں اشفاق کس حالت میں ہے؟**

جواب: اشفاق بیمار ہے اور بستر پر پڑا ہے۔ وہ کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔

۲۔ **اشفاق کی بیوی کس کام میں مصروف ہے؟**

جواب: اشفاق کی بیوی کسی کام میں مصروف ہے اور وہ اس کے لیے وقت نہیں نکال رہی۔

۳۔ **ٹیلی فون کی گھنٹی کیوں بج رہی تھی؟**

جواب: ٹیلی فون کی گھنٹی اس لیے بج رہی تھی کیونکہ کسی نے بیگم اشفاق کے بارے میں فون کیا تھا۔

۴۔ **اشفاق فون پر کس سے بات کر رہا ہے؟**

جواب: اشفاق فون پر کسی سے بات کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ بیگم اس وقت کمرے میں نہیں ہیں۔

۵۔ **اشفاق کو فون بند کرنے کے بعد کیا کہتا؟**

جواب: اشفاق فون بند کرنے کے بعد غصے میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ "بدتہذیب" اور "گستاخ کہیں کی"۔۔۔

۶۔ **اس عبارت کا موزوں عنوان تجویز کریں۔**

جواب: اس عبارت کا موزوں عنوان "میاں اشفاق کی بیماری اور بیگم کا رویہ" ہے

studyplusplus.com (study++)

حل مشقی سوالات

ا۔ ڈراما ''آرام وسکون'' کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ڈاکٹر کے خیال میں مریض کو دوا سے زیادہ ضرورت تھی:

(الف) نیند کی (ب) تنہائی کی

(ج) آرام وسکون کی (د) گپ شپ کی

(ii) میاں صاحب کا نام ہے:

(الف) اسحاق (ب) اشفاق

(ج) عدنان (د) اشتیاق

(iii) ملازم گودام میں ڈھونڈ رہا تھا:

(الف) ہلدی (ب) ریٹھے

(ج) نمک (د) مرچیں

(iv) گھنٹی میز پر سے اُٹھا کر انگیٹھی پر رکھی تھی:

(الف) خود میاں نے (ب) بیوی نے

(ج) ملازم (للو) نے (د) ننھے نے

(v) میاں دفتر جانے کے لیے طلب کرتا ہے:

(الف) ٹوپی اور شیروانی (ب) ٹوپی اور جوتا

(ج) ٹوپی اور مفلر (د) ٹوپی اور چھڑی

جوابات

(الف)	(v)	(الف)	(iv)	(ب)	(iii)	(ب)	(ii)	(ج)	(i)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

ا۔ ڈاکٹر نے مریض کو کیا تجویز کیا؟

(الف) دوا (ب) آرام وسکون

(ج) ورزش (د) علاج

۲۔ میاں اشفاق کا کیا حال تھا؟

(الف) خوش (ب) بیمار

studyplusplus.com (study++)

(ج) تھکا ہوا (د) غصے میں

۳۔ ڈاکٹر نے کیا کہا تھا کہ میاں کو دوا سے زیادہ ضرورت ہے؟

(الف) نیند (ب) آرام و سکون

(ج) ورزش (د) خوشی

۴۔ میاں کے دفتر جانے کا وقت کیا تھا؟

(الف) صبح 8 بجے (ب) دوپہر 12 بجے

(ج) شام 7 بجے (د) صبح 10 بجے

۵۔ بیوی نے ڈاکٹر کو کیا بتایا کہ میاں کا ہمیشہ کا کیا حال ہے؟

(الف) دیر سے اٹھنا (ب) زیادہ کام کرنا

(ج) ورزش کرنا (د) گانا سننا

۶۔ بیوی نے میاں کے آرام کے لیے کیا کیا؟

(الف) ان کا خیال رکھا (ب) ان کو دوائی دی

(ج) شور کیا (د) ان کو باہر بھیجا

۷۔ میاں کے کمرے میں شور سے کیا اثر پڑتا ہے؟

(الف) سکون (ب) آرام

(ج) طبیعت خراب ہوتی ہے (د) نیند آتی ہے

۸۔ ڈاکٹر نے میاں کے لیے کیا ہدایات دیں؟

(الف) گانے سننے کی (ب) سکون سے لیٹنے کی

(ج) ورزش کرنے کی (د) زیادہ کام کرنے کی

۹۔ بیوی نے کیا کہا تھا کہ میاں نے کس بات پر عمل کیا؟

(الف) باتیں کرنا (ب) آرام کرنا

(ج) زیادہ کام کرنا (د) دوا لینا

۱۰۔ میاں کے آرام میں کون سی چیز خلل ڈال رہی تھی؟

(الف) شور و غل (ب) دوا

(ج) نیند (د) ورزش

studyplusplus.com (study++)

۱۱۔ بیوی نے کتنی بار میاں سے کہا کہ زیادہ کام نہ کیا کرو؟

(الف) ایک بار (ب) بیسیوں مرتبہ

(ج) دو بار (د) کبھی نہیں

۱۲۔ ڈاکٹر نے دوا کے بارے میں کیا کہا؟

(الف) دوا دینے کی ضرورت نہیں (ب) دوا بہت ضروری ہے

(ج) دوا شروع کرنی چاہیے (د) دوا کے بغیر علاج ممکن نہیں

۱۳۔ میاں نے گھر میں آرام و سکون نہ ہونے پر کہاں جانے کو ترجیح دی؟

(الف) دفتر (ب) باہر

(ج) پارک (د) اسپتال

۱۴۔ بیوی نے میاں کے آرام میں خلل ڈالنے والے کون سے کام پر غصہ کیا؟

(الف) شور کرنے پر (ب) گانے سننے پر

(ج) باتیں کرنے پر (د) کھانا دیر سے لانے پر

۱۵۔ میاں نے جب درد محسوس کیا تو بیوی نے ان سے کیا کہا؟

(الف) دوا دینے کا کہا (ب) آرام کرنے کا کہا

(ج) ڈاکٹر کو بلانے کا کہا (د) کچھ نہیں کہا

۱۶۔ بیوی نے میاں کو کہا کہ جب تک آرام نہ کریں، کیا ہوگا؟

(الف) بہت تکلیف ہوگی (ب) صحت خراب ہو جائے گی

(ج) دوا ضروری ہوگی (د) کچھ نہیں

۱۷۔ میاں نے کہا کہ دفتر جانے کے بعد کیا ہوگا؟

(الف) سکون ملے گا (ب) کام بڑھے گا

(ج) مزید تکلیف ہوگی (د) کچھ نہیں

۱۸۔ ڈاکٹر نے میاں کو کیا ہدایت کی تھی؟

(الف) آرام کرنا (ب) ورزش کرنا

(ج) کھانا کھانا (د) زیادہ باتیں کرنا

۱۹۔ میاں کے کمرے میں کونسی چیز پڑی تھی جس پر انھوں نے اعتراض کیا؟

(الف) گھنٹی (ب) کتاب

(ج) میز (د) کشن

studyplusplus.com (study++)

۲۰۔ بیوی اشفاق کو ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنے کے بارے میں کیا شکایت کرتی ہے؟

(الف) وہ ہمیشہ بہت زیادہ کام کرتے ہیں
(ب) وہ کبھی ڈاکٹر کی ہدایات نہیں سنتے
(ج) وہ کبھی دوا نہیں لیتے　　(د) وہ ہمیشہ آرام کرتے ہیں

۲۱۔ بیوی اشفاق نے شوروغل کے بارے میں کیا کہا؟

(الف) شوروغل سے بیمار کو آرام ملتا ہے
(ب) شوروغل سے بیمار کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے
(ج) شوروغل سے بیمار کا دل خوش ہوتا ہے
(د) شوروغل کا کوئی اثر نہیں ہوتا

۲۲۔ میاں کی حالت دیکھ کر بیوی نے کیا کہا؟

(الف) آرام کرو　　(ب) کچھ نہ کھاؤ
(ج) ڈاکٹر کو بلاؤ　　(د) کام کرو

۲۳۔ بیوی نے شور کرنے پر ملازم کو کیا کہا؟

(الف) فوراً جاؤ　　(ب) گھنٹی بند کرو
(ج) گھر سے نکالو　　(د) کام کرو

۲۴۔ میاں نے شور کی وجہ سے کیا کہا؟

(الف) توبہ توبہ　　(ب) چھوڑ دو
(ج) تم سے کچھ نہیں ہو سکتا　　(د) آہ!

۲۵۔ ڈاکٹر نے میاں اشفاق کو کس بات کی تاکید کی تھی؟

(الف) زیادہ کام کرنے کی　　(ب) زیادہ آرام کرنے کی
(ج) زیادہ دوا لینے کی　　(د) شور شرابہ کرنے کی

جوابات

۱۔	(ب)	۲۔	(ب)	۳۔	(ب)	۴۔	(د)	۵۔	(ب)
۶۔	(ج)	۷۔	(ج)	۸۔	(ب)	۹۔	(ج)	۱۰۔	(الف)
۱۱۔	(ب)	۱۲۔	(الف)	۱۳۔	(الف)	۱۴۔	(الف)	۱۵۔	(ب)
۱۶۔	(ب)	۱۷۔	(الف)	۱۸۔	(الف)	۱۹۔	(الف)	۲۰۔	(الف)

studyplusplus.com (study++)

studyplusplus.com

۲۱۔	(ب)	۲۲۔	(الف)	۲۳۔	(ب)	۲۴۔	(الف)	۲۵۔	(ب)

۲۔ سبق ''آرام وسکون'' کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) ڈاکٹر نے مریض (میاں) کو دوا کی بجائے کیا تجویز کیا؟

جواب: ڈاکٹر نے میاں صاحب کو دوا کی بجائے آرام وسکون کی تجویز دی۔ ان کا کہنا تھا کہ کاروبار کی پریشانیوں اور تکان کو بھلا کر آرام کرنا ضروری ہے تاکہ طبیعت بحال ہو سکے۔

(ب) گھر میں خدمت سے زیادہ شور وغل ہو تو اس سے انسانی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: شور وغل اعصاب پر مضر اثرات ڈالتا ہے اور اس سے انسان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ خاموشی اعصاب کو تقویت دیتی ہے اور شور سے مریض کی حالت خراب ہو سکتی ہے۔

(ج) صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک کے علاوہ کیا چیز درکار ہے؟

جواب: صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک کے علاوہ آرام وسکون بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹر نے اس بات پر زور دیا کہ اگر مریض کو سکون ملے تو اس کی صحت بہتر ہو سکتی ہے۔

(د) ہم سائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل واقع ہو رہا تھا؟

جواب: میاں کے آرام میں ہمسایے کے ہارمونیم اور گانے کا شور خلل ڈال رہا تھا۔ یہ شور ان کی طبیعت کو خراب کر رہا تھا اور انھیں سکون سے آرام کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔

(ہ) میاں نے گھر میں آرام وسکون میسر نہ آنے پر کہاں جانے کو ترجیح دی؟

جواب: میاں نے گھر میں آرام وسکون نہ ملنے پر دفتر جانے کو ترجیح دی۔ انھوں نے کہا کہ آرام وسکون کے لیے دفتر جانا بہتر ہے کیونکہ گھر میں شور وغل سے ان کی حالت مزید خراب ہو رہی تھی۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ ڈاکٹر نے میاں کو کیا تجویز کیا؟

جواب: ڈاکٹر نے میاں کو دوا کی بجائے آرام وسکون تجویز کیا تاکہ ان کی طبیعت بہتر ہو سکے۔

۲۔ میاں کی بیماری کا سبب کیا تھا؟

جواب: میاں کی بیماری کا سبب زیادہ کام کرنا اور تھکاوٹ تھی جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو گئی تھی۔

۳۔ میاں کے کمرے میں کس چیز کا شور تھا؟

جواب: میاں کے کمرے میں گھنٹی اور دوسرے شور تھے جو ان کی آرام میں خلل ڈالتے تھے۔

studyplusplus.com (study++)

studyplusplus.com

۴۔ بیوی نے میاں کے آرام کے لیے کیا کیا؟

جواب: بیوی نے میاں اشفاق کے آرام کے لیے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ وہ ان کی طبیعت کا خیال رکھتے ہوئے شور و غل سے بچنے کی کوشش کرتی ہے اور انہیں زیادہ سے زیادہ آرام دینے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ گھر کے کاموں میں بھی احتیاط کرتی ہے تا کہ میاں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو، لیکن اس کے باوجود ان کے ساتھ دیگر مسائل جیسے شور اور گھر کے کاموں کا دباؤ برقرار رہتا ہے۔

۵۔ میاں کا کیا کہنا تھا جب گھر میں سکون نہ تھا؟

جواب: میاں نے کہا کہ گھر میں شور و غل کی وجہ سے ان کا آرام خراب ہو رہا ہے۔

۶۔ میاں کو سکون دینے کے لیے بیوی نے کس سے بات کی؟

جواب: بیوی نے ملازموں سے بات کی تا کہ شور کم ہو اور میاں کو آرام ملے۔

۷۔ میاں کا دفتر جانے کا کیا وقت تھا؟

جواب: میاں کا دفتر جانے کا وقت صبح دس بجے تھا۔

۸۔ بیوی نے ڈاکٹر سے کیا کہا تھا؟

جواب: بیوی نے ڈاکٹر سے کہا تھا کہ میاں کا ہمیشہ کا حال یہی رہتا ہے، وہ زیادہ کام کرتے ہیں اور آرام نہیں کرتے۔

۹۔ ڈاکٹر نے کیا کہا تھا کہ دوا سے زیادہ ضروری ہے؟

جواب: ڈاکٹر نے کہا تھا کہ دوا سے زیادہ میاں کو سکون اور آرام کی ضرورت ہے تا کہ ان کی صحت بہتر ہو سکے۔

۱۰۔ میاں نے کہا کہ دفتر جانے کے بعد کیا ہوگا؟

جواب: میاں نے کہا کہ دفتر جانے سے اُنھیں سکون ملے گا کیونکہ گھر کا شور ان کی صحت پر منفی اثر ڈالتا ہے۔

۱۱۔ بیوی نے میاں کو آرام کرنے کی کیا وجہ بتائی؟

جواب: بیوی نے بتایا کہ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے میاں کی صحت خراب ہو رہی تھی اور آرام کرنا ضروری تھا۔

۱۲۔ میاں کو کس چیز کا اثر محسوس ہو رہا تھا؟

جواب: میاں کو شور و غل کا اثر محسوس ہو رہا تھا جو ان کی سکون کی حالت میں خلل ڈال رہا تھا۔

۱۳۔ میاں کا کون سا کمرہ تھا جہاں وہ آرام کر رہے تھے؟

جواب: میاں کا کمرا ان کا ذاتی کمرا تھا جہاں وہ آرام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

studyplusplus.com (study++)

۱۴۔ بیوی نے میاں کی حالت دیکھ کر کیا کہا؟

جواب: بیوی نے کہا کہ آپ کو آرام کرنا چاہیے اور زیادہ کام نہیں کرنا چاہیے۔

۱۵۔ میاں نے کیا کہا جب ان کا آرام خراب ہوا؟

جواب: میاں نے کہا کہ گھر میں شور ہے، جس کی وجہ سے اُنھیں آرام نہیں مل رہا تھا۔

۱۶۔ میاں کو آرام نہ ملنے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: میاں کو آرام نہ ملنے کی وجہ گھر کا شور و غل تھا جس کی وجہ سے ان کی صحت متاثر ہو رہی تھی۔

۱۷۔ بیوی نے میاں کے آرام کے لیے کیا تدابیر اپنائیں؟

جواب: بیوی نے شور کو کم کیا، اُنھیں سکون سے لیٹنے کے لیے کہا اور ان کا خیال رکھا۔

۱۸۔ میاں نے کیا کہا جب شور کا اثر پڑا؟

جواب: میاں نے کہا کہ گھر کے شور سے ان کا آرام خراب ہو رہا ہے اور اُنھیں سکون کی ضرورت ہے۔

۱۹۔ بیوی نے ڈاکٹر کے مشورے پر کس طرح عمل کیا؟

جواب: بیوی نے ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے میاں اشفاق کو آرام دینے کی کوشش کی۔ اس نے گھر کے کاموں میں احتیاط برتی تاکہ شور و غل سے ان کی طبیعت متاثر نہ ہو۔ اس نے میاں کو خاموشی سے بستر پر آرام کرنے کا کہا اور گھر میں کسی قسم کی پریشانی یا شور کو کم کرنے کی کوشش کی۔ تاہم، وہ خود بھی کبھی کبھار دباؤ اور اضطراب کا شکار ہو جاتی ہے۔

۲۰۔ میاں کا کیا خیال تھا کہ آرام سے ان کی حالت بہتر ہو جائے گی؟

جواب: میاں کا خیال تھا کہ آرام سے ان کی طبیعت بہتر ہو جائے گی اور صحت پر اچھا اثر پڑے گا۔

۳۔ سبق ”آرام و سکون“ کے متن کے مطابق خالی جگہیں پر کریں۔

(الف) میرے خیال میں دوا سے زیادہ ______ کی ضرورت ہے۔

(ب) بیسیوں مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کرو ______ صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

(ج) جی نہیں! دوا کی ______ ضرورت نہیں۔

(د) خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی ______ بخشتی ہے۔

(ہ) ______ کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔

جوابات

(الف)	آرام	(ب)	ورنہ	(ج)	مطلق
(د)	تقویت	(ہ)	اللہ ماروں کو		

studyplusplus.com

حروف کی اقسام

حروف زبان میں وہ کلمے ہیں جو کسی بھی مفہوم کو واضح کرنے یا مختلف کلمات کو آپس میں جوڑنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی خاص معنیٰ نہیں ہوتا، بلکہ یہ دوسرے کلموں کے درمیان رشتہ قائم کرتے ہیں اور جملے کو معنیٰ خیز بناتے ہیں۔ اُردو میں حروف کی کئی اقسام ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

حروفِ جار

یہ وہ حروف ہیں جو اسم کا فعل کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔ مثلاً: ''میں''، ''پر''، ''سے''، ''تک''، ''ساتھ'' وغیرہ۔ یہ جملے کے مفہوم کو مکمل کرتے ہیں۔

حروفِ اضافت

یہ حروف دو اسموں کے درمیان تعلق ظاہر کرتے ہیں، جیسے: ''کا''، ''کے''، ''کی''۔

مثال: ''طیب کا سکول''، ''تنزیلہ کی گڑیا''۔

حروفِ عطف

یہ حروف دو اسموں یا افعال کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ جیسے: ''اور''، ''و''، ''پھر''۔ مثال: ''امیر و غریب''، ''احمد اور اسلم''۔

حروفِ استفہام

یہ حروف سوالات کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

مثال: ''کیا''، ''کیوں''، ''کب''، ''کون''، ''کس طرح'' وغیرہ۔

حروفِ تشبیہ

یہ حروف کسی چیز کو دوسری چیز سے مشابہ ظاہر کرتے ہیں۔

مثال: ''کی طرح''، ''جیسا''، ''مثل'' وغیرہ۔

studyplusplus.com (study++)

حروفِ علت

یہ حروف کسی بات کی وجہ یا سبب کو ظاہر کرتے ہیں۔

مثال: "کیوں کہ"، "اس لیے"، "لہٰذا" وغیرہ۔

حروفِ شرط و جزا

حروف شرط وہ ہیں جو کسی کام کے ہونے کے لیے شرط بتاتے ہیں اور حروف جزا وہ ہیں جو اس شرط کے پورا ہونے پر نتیجہ بتاتے ہیں۔

مثال: "اگر"، "تو"۔

حروفِ اضراب

یہ حروف کسی بات کو مکمل طور پر رد یا اس میں تبدیلی کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: "بلکہ"۔

مثال: "وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے۔"

حروفِ تردید

یہ حروف مختلف متبادلات میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: "یا"، "چاہے"۔

مثال: "غریب ہو یا امیر"۔

حرفِ بیان

یہ حرف وضاحت دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: "کہ"۔

مثال: "باپ نے بیٹے سے کہا کہ محنت سے کام لو"۔

(۴) مندرجہ ذیل حروف کی اقسام کی تعریف بیان کریں اور دو دو مثالیں دیں۔

(الف) حروفِ استفہام (ب) حروفِ تشبیہ (ج) حروفِ شرط و جزا

(د) حروفِ بیان (ہ) حروفِ تردید

جواب: دیکھیے مندرجہ بالا تعریفیں۔

studyplusplus.com (study++)

سابقے لاحقے

اُردو زبان میں سابقوں اور لاحقوں کی اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ ان کی مدد سے بے شمار الفاظ بنتے رہتے ہیں اور زبان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے۔

سابقہ

سابقہ سے مراد وہ علامت ہے جو نیا لفظ یا نئی ترکیب بنانے کے لیے کسی لفظ کے شروع میں لگائی جائے۔ مثلاً: خود غرض، خود شناس، خود مختار میں خود سابقہ ہے

لاحقہ

لاحقہ سے مراد وہ علامت ہے جو کسی لفظ کے آخر میں لگائی جائے۔ مثلاً: خطرناک، دردناک، غم ناک میں ناک لاحقہ ہے۔

سابقوں

"با، پیش، کم، ہم" اور لاحقوں: "آرا، پن، دار، ستان" کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

سابقے				لاحقے			
با	پیش	کم	ہم	آرا	پن	دار	ستان
باختیار	پیشرفت	کمزور	ہمقدم	بزمِ آرا	جوان پن	شہردار	پاکستان
باقی	پیشوا	کمینہ	ہم آہنگ	جہاں آرا	پختہ پن	شان دار	افغانستان
باکمال	پیش بینی	کم بخت	ہم خیال	صف آرا	سنہری پن	مال دار	ہندوستان

مکالمہ نگاری

مکالمہ کے لغوی معنی بات چیت یا گفتگو کرنے کے ہیں، لیکن اصطلاح میں اس سے مراد دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان کسی موضوع پر تبادلہ خیال یا گفتگو ہوتی ہے۔ ایک اچھا مکالمہ وہ ہوتا ہے جس میں بات چیت کا انداز سادہ، روزمرہ کی زبان میں ہو اور بے تکلّفی کا عنصر ہو، یعنی وہ گفتگو زندگی کے قریب تر ہو۔ تحریر اور تقریر میں مکالمے کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ کسی فرد کی شخصیت، خیالات اور صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں،

studyplusplus.com (study++)

تو ان کے خیالات، نظریات اور اندازِ گفتگو سے ان کی ذہانت، فکر اور سلیقہ سامنے آتا ہے۔ ایک اچھا مکالمہ لکھنے کے لیے درج ذیل امور کا ہمیشہ خیال رکھیں:

- گفت گو کرتے وقت مخاطب اور مخاطب الیہ کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھا جائے۔
- مکالمہ لکھتے وقت زمانی اور مکانی ترتیب و تنظیم کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- مکالمہ نگاری میں رموزِ اوقاف کی علامتوں کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔
- مکالمے میں تصنع اور بناوٹ کے بجائے فطری بے ساختگی سے کام لیا جائے۔
- گفت گو کے ساتھ ساتھ جسمانی حرکات و سکنات اور اشارات کا بھی خیال رکھا جائے۔
- مکالمے کا اختتام فطری انداز میں ہونا چاہیے۔

۶۔ ڈراما ''آرام و سکون'' مکالمہ نگاری کی ایک عمدہ مثال ہے۔ اس انداز کو ملحوظ رکھتے ہوئے استاد اور اس کے دو شاگردوں کے مابین ''ٹریفک کے قوانین کیوں ضروری ہیں؟'' کے موضوع پر ایک مکالمہ تحریر کریں۔

استاد اور شاگردوں کے درمیان ٹریفک کے قوانین کے بارے میں مکالمہ

(مقام: کلاس روم)

(کردار: استاد اور دو شاگرد)

استاد: (شاگردوں سے مخاطب ہوتے ہوئے)
آج ہم ٹریفک کے قوانین کے بارے میں بات کریں گے۔ تم دونوں کو کیا لگتا ہے، کیا ٹریفک کے قوانین ضروری ہیں؟

شاگرد (۱): جی سر، میں سمجھتا ہوں کہ ٹریفک کے قوانین بہت ضروری ہیں۔ اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو سڑکوں پر بے ہنگم حالات پیدا ہو سکتے ہیں اور حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

استاد: بالکل! تمھارا خیال درست ہے۔ جب تک ہم ٹریفک کے قوانین پر عمل نہیں کرتے، سڑکوں پر بے ترتیبی اور افراتفری کا سامنا ہوتا ہے۔ لیکن تم دونوں میں سے کون بتائے گا کہ ان قوانین کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے؟

شاگرد (۲): (ہچکچاتے ہوئے)

studyplusplus.com (study++)

سر، میری رائے ہے کہ یہ قوانین انسانوں کی حفاظت کے لیے ہیں۔ اگر ہم ٹریفک کے قوانین کی پیروی کریں گے، تو نہ صرف خود کو محفوظ رکھیں گے بلکہ دوسرے لوگوں کی جان کو بھی خطرے سے بچا سکیں گے۔

استاد: بہت خوب! تم دونوں نے بالکل صحیح نکتہ اُٹھایا۔ ٹریفک کے قوانین کا مقصد صرف سڑکوں کو منظم رکھنا نہیں بلکہ ہم سب کی زندگیوں کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ ان قوانین کی مدد سے ہم حادثات سے بچ سکتے ہیں، خاص طور پر ان حالات میں جب لوگوں کو جلدی ہوتی ہے یا وہ سڑک پر بے احتیاطی سے چلتے ہیں۔

شاگرد (۱): اور سر، اگر ہم ان قوانین کو نظر انداز کریں تو اس کا اثر پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔ اگر ایک شخص نے سرخ بتی کو نظر انداز کیا اور دوسرے نے بھی، تو ایک بڑا حادثہ پیش آ سکتا ہے۔

استاد: یقیناً! تمھارا خیال بہت اہم ہے۔ ٹریفک کے قوانین صرف افراد کے لیے نہیں بلکہ پوری سوسائٹی کی فلاح کے لیے ہیں۔ اس لیے ہمیں ان کی پاسداری کرنی چاہیے تاکہ ہم محفوظ رہ سکیں اور دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل نہ کریں۔

شاگرد (۲): شکریہ سر! اب مجھے یہ سمجھ آ گیا کہ ٹریفک کے قوانین صرف ایک ذاتی ذمہ داری نہیں بلکہ ہماری اجتماعی ذمہ داری بھی ہیں۔

استاد: بالکل! اور یاد رکھو، ہر فرد کا عمل پورے معاشرے پر اثر ڈالتا ہے۔ ہمیں اپنے چھوٹے چھوٹے عملوں سے بڑے اثرات پیدا کرنے ہیں۔ تم دونوں کا شکریہ کہ تم نے اس موضوع پر گفتگو کی۔

شاگرد (۱) اور (۲): شکریہ سر!

سرگرمیاں

- طلبہ سید امتیاز علی تاج کا ایک اور مزاحیہ ڈراما "بیگم کی بلی" تلاش کریں اور اسے بہ غور پڑھیں۔
- طلبہ ڈاکٹر اور مریض کے مابین ہونے والی مفروضہ گفت گو کو مکالمے کی صورت میں لکھیں۔

اشاراتِ تدریس

ا۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ بیشتر ڈراموں میں معاشرے کے ناہموار پہلوؤں کو دل چسپ اور شگفتہ انداز میں موضوع بنایا جاتا ہے۔

جواب: اساتذہ طلبہ کو سمجھا سکتے ہیں کہ ڈرامے معاشرے کا آئینہ ہوتے ہیں اور ان میں زندگی کی حقیقتوں کو

studyplusplus.com

تخلیقی اور دل چسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ بیشتر ڈرامے معاشرے کے ناہموار پہلوؤں، جیسے غربت، طبقاتی فرق، ناانصافی اور سماجی مسائل کو موضوع بناتے ہیں تاکہ ناظرین کو ان مسائل کے بارے میں سوچنے اور ان کا حل تلاش کرنے کی ترغیب دی جاسکے۔

شگفتگی اور دلچسپی

ڈراموں کی کہانیوں میں شگفتہ اور دل چسپ انداز شامل کر کے ناظرین کو متاثر کرتے ہیں اور ان کی توجہ حاصل کرتے ہیں۔

معاشرتی اصلاح

ڈراموں کا مقصد صرف تفریح فراہم کرنا نہیں بلکہ معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالنا اور ان کے حل کی جانب لوگوں کو راغب کرنا بھی ہوتا ہے۔

کرداروں کے ذریعے سبق

ڈرامے کے کردار حقیقی زندگی کے مسائل اور جذبات کو اُجاگر کرتے ہیں، جس سے ناظرین خود کو ان سے جوڑ سکتے ہیں۔

مثبت پیغام

ڈرامے اکثر ناظرین کو معاشرتی مسائل کا مثبت حل تلاش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

۲۔ طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ ڈراما نگار کا مقصد باتوں ہی باتوں میں اصلاح احوال بھی ہوتا ہے۔

۳۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ڈراما ''آرام وسکون'' کی تدریس سے پہلے طلبہ کو طربیہ ڈراموں کی نوعیت سے متعارف کرائیں۔

۴۔ اساتذہ سید امتیاز علی تاج کا تعارف کراتے ہوئے اُن کے معروف ڈرامے ''انارکلی'' کا بھی ذکر کریں۔

studyplusplus.com (study++)
studyplusplus.com